بابری مسجد کا خون آشام قضیہ اور بے گناہ بھارتی مسلمانوں کا قتل عام

بدقسمت عصر حاضر کو اگر مسلمانوں کے لئے عرصہ مقتل کہا جائے تو یہ بے جانہ ہوگا۔ کرۂ ارض کے کونے کونے سے ان کی تباہی و بربادی کے قصے ہم روزانہ سنتے اور دیکھتے ہیں لیکن ہم بے بس اور بے حس ہو چکے ہیں۔ خصوصاً برصغیر پاک و ہند تو ایسے میدان کربلا کا روپ دھار چکا ہے جس میں ہر جانب مسلمانوں کی لاشیں ہی لاشیں پڑی نظر آ رہی ہیں۔ ہندوستان جو سیکولرازم اور دنیا میں سب سے بڑی جمہوری ریاست کا مدعی ہے ابھی حالیہ مسلم کُش فسادات کے بعد بھی اسے کیا سیکولر اسٹیٹ اور جمہوری ملک کہا جا سکتا ہے؟ کیا اس کے بعد بھی اسے سلامتی کونسل کی مستقل نشست دی جا سکتی ہے؟ جب سے برصغیر کی تقسیم ہوئی ہے اسی دن سے مسلمانوں کی قسمت کا ستارہ گردش میں ہے اور بدقسمت بھارتی مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ یوں تو مسلم کش فسادات کی تاریخ بہت پرانی ہے لیکن جب سے ہندو انتہا پسند جماعتوں خصوصاً بھارتی جنتا پارٹی اور اس کے حلیفوں کی حکومت بنی ہے تو مسلمانوں کو مزید ظلم و ستم کا نشانہ بنا دیا گیا ہے اور آئے روز بہانے بہانے سے ان کی عزت و آبرو کو پامال کیا جاتا ہے۔ حکمران بی۔ جے۔ پی نے آج سے تقریباً دس سال قبل مسلمانوں کی ایک عظیم اور قدیم تاریخی بابری مسجد کو ڈنکے کی چوٹ پر گرایا اور اس موقع پر احتجاج کرنے والے سینکڑوں مسلمانوں کو بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا اب دوبارہ اس کے حلیف وشوا ہندو پریشد اور راشٹریہ سیوک سنگھ اور دیگر انتہا پسند تنظیموں نے مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور ہزاروں انتہا پسند تنظیموں کے افراد ایودھیا پہنچ رہے ہیں۔ اسی دوران ایک سازش کے ذریعے ہندوؤں کی ایک ٹرین پر گودراں میں حملہ کیا گیا اور پھر پہلے سے تیار کردہ منصوبے کے تحت دوسرے ہی دن صوبہ گجرات کے اہم شہر احمد آباد اور دیگر مسلم علاقوں میں منظم انداز میں مسلمانوں کی قتل و غارت گری شروع کی گئی۔ بی بی سی کے مطابق تقریباً ایک ہزار افراد کو اب تک شہید کیا گیا ہے۔ ہزاروں گھروں اور قیمتی املاک کو تباہ کیا گیا ہے۔ مسجدوں اور مدرسوں کی ایک عظیم تعداد کو بھی نقصان پہنچایا گیا ہے اور اس موقع پر ہندو انتہا پسندوں نے انتہائی بربریت اور وحشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اکثر مسلمانوں کو زندہ جلایا ہے۔ صوبہ گجرات کے وحشی وزیر اعلیٰ، اس کی انتظامیہ اور خصوصاً پولیس اس سارے خونی تماشے میں مرکزی کردار ادا کرتے رہے۔ پھر مرکز سے بی جے پی بھی پس پردہ اس صورتحال پر خوش ہے کیونکہ اس کی سیاست کا محور بھی مسلم کشی اور پاکستان دشمنی ہے، پھر بی جے پی کو حالیہ انتخابات میں بری طرح سے شکست بھی ہوئی ہے اور راسے مسلمانوں نے ووٹ بھی نہیں دیئے اسی لئے یہ مسلمانوں کو سزا بھی دینا چاہتی ہے۔

کیا یہ افسوس ناک دہشتگردی عالمی کولیشن اور امریکی حکومت کو نظر نہیں آتی؟ کیا یہ کھلی دہشتگردی نہیں ہے؟ اور کیا ویشوا ہندو پریشد انتہا پسند تخریب کار تنظیم نہیں؟ امریکہ کا اتحادی عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان اس افسوسناک صورتحال پر کیوں خاموش ہے؟ اور کیوں یورپی یونین اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی زبانیں بھی گنگ ہیں؟ شاید اسلئے کہ مرنے والوں کا تعلق اسلام سے ہے؟ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو شہداء کے درجات عالیہ سے نوازے۔ امین